قرآن، بائیبل اور وید کی روشنی میں سود کی حرمت

Prohibition of Interest in the Quran, Bible and Vedas

محمد اصغر شہزاد[1]

حافظ محمد شارق[2]

Abstract:

Unlike other religion, Islam is not only a religion, but a code of life which has its own social, economic and political system. In many verses of the Quran, It has been emphatically instructed that Muslims not to acquire each other's property by any false means or illegal way. Interest is one of those means, which are considered illegal and strictly prohibited in Islam, and many other religions. The main objective of this paper is to discuss the prohibition of interest in the holy Quran the Bible and Vedas. The Paper also focused that why Jews and Christians adopted interest despite of fact that Interest is strictly prohibited in their-religions. The paper concluded that interest was adopted by Jews when their religious leaders started practicing Usurious transaction among each other's. The study is theoretical and analytical in nature.

Key Words: Prohibition of Interest; Prohibition of interest in the Holy Quran, the Bible and Vedas; Interest in Islam, Judaism, Christianity and Hinduism;

---

[1]- لیکچرار شعبہ تربیت۔ شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، فیصل مسجد کیمپس۔ اسلام آباد asghar.shahzad@iiu.edu.pk

[2]- لیکچرار، شعبہ ادیان عالم، وفاقی اردو یونیورسٹی۔ کراچی hmshariq@gmail.com

تعارف:

بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے مختلف زمانوں اور علاقوں میں انبیاء مبعوث فرمائے۔ یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور قریباً ایک لاکھ اور چوبیس ہزار پیغمبر دنیا میں آئے اور حضرت محمد ﷺ پر آکر یہ سلسلہ ختم ہو گیا۔ بحیثیت مسلمان یہ ہمارا عقیدہ ہے کہ تمام آسمانی مذاہب میں انبیائے کرام علیہ السلام برحق تھے اور ان پر کتب اور صحیفے نازل ہوئے تاآنکہ ان کی کتب تحریفات کا شکار ہوئی۔ نیز دیگر مذاہب مثلاً ہندومت، زرتشت مت وغیرہ بھی امکانی طور پر الہامی ہو سکتے ہیں، لیکن ان مذاہب کے اصل رہبروں کے بعد ان کی کتب اور تعلیمات میں بہت سے تبدیل کر دی گئی جبکہ بعض احکامات ایسے بھی رہے جن کی نص اور اصل گو ان کتب میں اب بھی موجود ہے، لیکن انھیں مختلف تاویلات کے ذریعے منسوخ اور کالعدم بنا گیا ہے۔ سود انھی احکامات میں سے ایک ہے جس کی حرمت کا ثبوت آج بھی ہمیں مذاہب کی مقدس کتابوں میں ملتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تقریباً تمام قدیم تہذیبوں میں سود کا لین دین اخلاقی اعتبار سے اچھا نہیں سمجھا گیا۔ مگر آج ان کے ماننے والے ان تعلیمات کو پس پشت ڈالتے ہوئے معاشی استحصال کے اس ذریعے کو جائز مان رہے ہیں۔

سود فارسی زبان سے مشتق مذکر لفظ ہے جس کے معنی نفع، بہتری، بیاج اور بڑھادینے کے ہیں۔[3] انگریزی زبان میں اس کے لیے عمومی لفظ Usury ہے عربی میں ربٰو استعمال ہوتا ہے۔ مفہوم کے اعتبار سے سود خرید و فروخت کے معاملات میں زیادتی کو کہتے ہیں۔ غریب سے امیر کی طرف دولت کے بہاؤ کا یہ ایک ایسا طریقہ ہے جس سے نہ صرف یہ کہ امیر کی دولت اور غریب کی غربت میں اضافہ سے معاشرہ عدم استحکام کا شکار ہوتا ہے بلکہ انفرادی حیثیت سے بھی انسان لالچ، خود غرضی اور دولت پرستی جیسے اخلاقی جرائم کا مرتکب بن جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گو کہ آج سوائے اسلام کے ہر مذہب میں اسے جواز کی سند عطا کر دی گئی ہے لیکن اصلاً ان مذاہب میں بھی سود کی قباحتوں کی وجہ سے متفقہ طور اس کی حرمت بیان کی گئی ہے۔

اس مقالے میں ہم قرآن مجید، بائبل اور ہندوؤں کی مقدس کتاب وید کی روشنی میں سود کی حرمت بیان کریں گے۔ نیز اس بات کا جائزہ بھی لینے کی کوشش کریں گے کہ مقدس کتب میں سود کی مذمت کے باوجود کیونکر ان

[3] ۔ فیروزالدین، مولوی، **فیروزاللغات اردو جدید**، فیروز سنز، لاہور۔ ۱۹۸۳، ص ۸۰۵

مذاہب کے پیروکاروں نے اسے اپنی زندگی کا حصہ بنایا؟اس مقالے کے دو حصے ہیں پہلے حصے میں قرآن وسنت سے سود کی حرمت بیان کی جائے گی جبکہ دوسرے حصے میں اسلام سے قبل کتابوں میں سے سود کی حرمت واضح کی جائے گی۔

قرآنِ کریم میں سود کی حرمت

قرآن مجید میں لین دین کے معاملات میں جن امور کو باطل قرار دیا گیا ہے، ان میں سود بھی شامل ہے۔قرآن میں اس کے لیے لفظ ربا استعمال کیا گیا ہے جس کے بارے میں علامہ راغب اصفہانی لکھتے ہیں:

الربا الزيادة على رأس المال لكن خصّ في الشرع بالزيادة على وجه دُون وجه۔[4]

اَلرِّبَا رأس المال یعنی اصل سرمایہ پر جو بڑھوتی لی جائے وہ رِبٰو کہلاتی ہے لیکن شریعت میں خاص قسم کی بڑھوتی پر یہ لفظ کہا جاتا ہے۔

مولانا مودودیؒ نے اپنی مشہور کتاب ''سود''میں اس لفظ کو سمجھانے کے لئے قرآن کریں سے کچھ آیات کے حوالے دیئے ہیں کہ لفظ ربٰو جہاں جہاں استعمال ہوا ہے اس کے معنی و مفہوم زیادتی کے ہیں[5] ۔مثلًا: اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن کریں میں سورۃ الحج میں فرماتے ہیں:

فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ[6] جب ہم نے اس پر پانی برسایا تو وہ لہلہا اٹھی اور برگ و بار لانے لگی۔

قرآن مجید کی رُو سے مالی سرمائے میں اضافے کا ذریعہ کسبِ حلال اور زکوٰۃ کی ادائیگی ہے جبکہ سود کا مال حرام اور آخرت کے لیے وبالِ جان ہے۔اس حرمت کی کئی وجوہات ہیں؛ جن میں سے اہم ترین وجہ یہ ہے کہ سود میں جو مالزیادہ لیا جاتا ہے وہ بغیر محنت اور مقروض کی مجبوری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے لیا جاتا ہے۔ یہ دونوں چیزیں ایک جانب معاشرے میں تجارتی رواج کو غیر مستحکم کرتی ہے تو دوسری جانب انسان کو خود غرض اور ہوس کا پجاری بھی بنادیتی ہے۔

قرآن کریم میں پانچ جگہ پر واضح طور پر سود کی ممانعت آئی ہے۔دین اسلام کا یہ خاصہ ہے کہ اس میں کسی چیز کو فوری طور پر منع نہیں کیا جاتا۔جب کسی چیز سے روکنا مقصود ہوتا ہے تو پہلے اس سے کراہت ظاہر کی جاتی اور پھر آہستہ

4۔ راغب اصفہانی، مفردات القرآن، مترجم محمد عبدہ فیروز پوری۔اسلامی اکاڈمی لاہور۔ج ۱، ص ۴۰۳

5۔ سیدابوالاعلیٰ مودودی''سود'' اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ, لاہور پاکستان، ۲۰۰۸

6۔ الحج: ۲۲: ۵

آہستہ اس چیز کے بارے میں حکم دیا جاتا ہے اور اس چیز کو نہ چھوڑنے والوں کے لئے وعید سنائی جاتی ہے۔اسی طرح اس معاشرتی قباحت سے معاشرے کو پاک کرنے کے لئے نہایت تدریج کے ساتھ اس کے احکام نازل ہوئے۔ مندرجہ ذیل پانچ مقامات میں پہلی وحی جو کہ ہجرت سے پانچ سال قبل نازل ہوئی۔اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

> وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ رِباً لِيَرْبُوَا فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلا يَرْبُوا عِنْدَ اللهِ وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللهِ فَأُوْلَئِكَ هُمْ الْمُضْعِفُونَ[7]
>
> جو سُود تم دیتے ہو تاکہ لوگوں کے اموال میں شامل ہو کر وہ بڑھ جائے، اللہ کے نزدیک وہ نہیں بڑھتا، اور جو زکوۃ تم اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے ارادے سے دیتے ہو، اسی کے دینے والے در حقیقت اپنے مال بڑھاتے ہیں۔

مندرجہ بالا آیت کریمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ سود سے بیزاری کا اظہار فرمارہے ہیں کہ اگر تم سمجھتے ہوں کہ سود سے مال میں اضافہ ہوتا ہے تو وہ اللہ کے نزدیک اضافہ نہیں ہے در حقیقت مال میں اضافہ سود سے نہیں ہوتا۔اس کے بعد دوسری وحی جو کہ ہجرت مدینہ کے بعد ابتدائی مدنی دور میں نازل ہوئی اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ یہودیوں کی مثال دے کر فرماتے ہیں۔

> فَبِظُلْمٍ مِنْ الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيلِ اللهِ كَثِيراً (160) وَأَخْذِهِمْ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَاباً أَلِيماً (161) لَكِنْ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيمِينَ الصَّلاةَ وَالْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أُوْلَئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ أَجْراً عَظِيماً[8]
>
> ان یہودی بن جانے والوں کے اسی ظالمانہ رویّہ کی بناپر، اور اس بناپر کہ یہ بکثرت اللہ کے راستے سے روکتے ہیں، اور سُود لیتے ہیں جس سے انہیں منع کیا گیا تھا،اور لوگوں کے مال ناجائز طریقوں سے کھاتے ہیں، ہم نے بہت سی وہ پاک چیزیں ان پر حرام کردیں جو پہلے ان کے لیے حلال تھیں،اور جو لوگ ان میں سے کافر ہیں ان کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا

7۔ الروم۳۰: ۳۹

8۔ النساء۴: ۱۶۰ تا۱۶۲

ہے۔ مگر ان میں جو لوگ پختہ علم رکھنے والے ہیں اور ایماندار ہیں وہ سب اس تعلیم پر ایمان لاتے ہیں جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور جو تم سے پہلے نازل کی گئی تھی۔اس طرح کے ایمان لانے والے اور نماز و زکٰوۃ کی پابندی کرنے والے اور اللہ اور روز آخرت پر سچّا عقیدہ رکھنے والے لوگوں کو ہم ضرور اجر عظیم عطا کریں گے۔

یہودی وہ قوم ہے کہ جن کی اصلاح کے لئے سب سے زیادہ انبیاء ان کے ہاں بھیجے گئے۔ یہ قوم ناحق انبیاء کرام کو قتل کرتے تھے۔ان کے اعمالِ بد کو ذکر کرتے ہوئے مندرجہ بالا آیت کریمہ میں فرمایا کہ ان (یہودیوں) کے ظلم کی وجہ سے ان پر بہت سے چیزیں حرام کردی گئی جو کہ پہلے حلال تھیں۔ان کے ظلم دو طرح کے تھے۔ایک تو وہ سود لیتے تھے اور لوگوں کے مال ناجائز طریقوں سے کھاتے تھے جبکہ دوسری طرف وہ اللہ کی راہ سے روکتے تھے۔اس آیت کریمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ یہودیوں کی مثال دے کر سمجھارہے ہیں اور سود سے بیزاری فرمارہے ہیں۔غزوہ احد کے بعد سود سے متعلق تیسری وحی جو شوال ۳ہجری میں نازل ہوئی اس آیت کریمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ اہل ایمان سود سے بچنے کا حکم فرمارہے ہیں۔

تیسری وحی جو کہ شوال 3ہجری, غزوہ احد کے بعد نازل ہوئی:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافاً مُضَاعَفَةً وَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ-وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ (131) وَأَطِيعُوا اللهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (132) وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ وَالأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ(133) الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنْ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ (134) وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ (135) أُوْلٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ مَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَجَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ [9]

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، یہ بڑھتا اور چڑھتا سُود کھانا چھوڑ دو۔ ور اللہ سے ڈرو، امید ہے کہ فلاح پاؤ گے۔اس آگ سے بچو جو کافروں کے لیے مہیا کی گئی ہے اور اللہ اور رسول کا حکم مان لو،

[9]۔ آل عمرآن ۴: ۱۳۱تا۱۳۶

توقع ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا۔ دوڑ کر چلو اس راہ پر جو تمہارے رب کی بخشش اور اُس جنت کی طرف جاتی ہے جس کی وسعت زمین اور آسمانوں جیسی ہے، اور وہ ان خدا ترس لوگوں کے لیے مہیا کی گئی ہے جو ہر حال میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں خواہ بدحال ہوں یا خوش حال، جو غصے کو پی جاتے ہیں اور دوسروں کے قصور معاف کر دیتے ہیں۔ ایسے نیک لوگ اللہ کو بہت پسند ہیں۔ ور جن کا حال یہ ہے کہ اگر کبھی کوئی فحش کام ان سے سرزد ہو جاتا ہے یا کسی گناہ کا ارتکاب کر کے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو معاً اللہ انھیں یاد آجاتا ہے اور اس سے وہ اپنے قصوروں کہ معافی چاہتے ہیں۔ کیونکہ اللہ کے سوا اور کون ہے جو گناہ معاف کر سکتا ہو۔ اور وہ دیدہ ودانستہ اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کی جزاء ان کے رب کے پاس یہ ہے کہ وہ ان کو معاف کر دے گا اور ایسے باغوں میں انھیں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی اور وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ کیسا اچھا بدلہ ہے نیک عمل کرنے والوں کے لیے۔ تم سے پہلے بہت سے دور گزر چکے ہیں، زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ ان لوگوں کا کیا انجام ہوا جنھوں نے (اللہ کے احکام و ہدایت کو) جھٹلایا۔ یہ لوگوں کے لیے ایک صاف اور صریح تنبیہ ہے اور جو اللہ سے ڈرتے ہوں ان کے لیے ہدایت اور نصیحت۔

چوتھی وحی جو کہ آل عمران کی مندرجہ بالا وحی کے تھوڑا عرصہ بعد نازل ہوئی:

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لا يَقُومُونَ إِلاَّ كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانتَهَى فَلَه مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللهِ وَمَنْ عَادَ فَأُوْلٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (275) يَمْحَقُ اللهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ وَ اللهُ لا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ[10]

مگر جو لوگ سُود کھاتے ہیں ،اُن کا حال اُس شخص کا سا ہوتا ہے، جسے شیطان نے چُھو کر باؤلا کر دیا ہو۔ اور اس حالت میں اُن کے مبتلا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں: ''تجارت بھی تو آخر سُود ہی جیسی ہے'' ،حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سُود کو حرام۔ لہٰذا جس

10۔ البقرہ ۲: ۲۷۵تا۲۷۶

شخص کو اس کے ربّ کی طرف سے یہ نصیحت پہنچے اور آئندہ کے لیے وہ سُود خوری سے باز آجائے، توجو کچھ وہ پہلے کھا چکا، اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے۔اور جو اس حکم کے بعد پھر اسی حرکت کا اعادہ کرے، وہ جہنمی ہے، جہاں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اللہ سُود کا مَٹھ مار دیتا ہے اور صدقات کو نشو نما دیتا ہے۔اور اللہ کسی ناشکرے بد عمل انسان کو پسند نہیں کرتا ۔

ان آیات سے قبل بھی وحی کی حرمت کے متعلق احکامات اتر چکے تھے، مگر یہ وہ وحی تھی جس میں انتہائی سخت اور دوٹوک انداز میں سود کی حرمت کا اعلان کیا گیا اور اس حکم کی خلاف ورزی پر ابدی جہنم کی وعید سنائی گئی اور اگلی وحی میں اسے خدا سے جنگ کے مترادف قرار دیا گیا۔

پانچویں وحی جو کہ 9 یا 10 ہجری، قبل حجۃ الوداع نازل ہوئی:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنْ الرِّبَا إِنْ كُنتُمْ مُؤْمِنِينَ۔ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنْ اللهِ وَرَسُولِهِ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لا تَظْلِمُونَ وَلا تُظْلَمُونَ (279) وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَى مَيْسَرَةٍ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۔ وَاتَّقُوا يَوْماً تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لا يُظْلَمُونَ[11]

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، خُدا سے ڈرو اور جو کچھ تمہارا سُود لوگوں پر باقی رہ گیا ہے، اسے چھوڑ دو، اگر واقعی تم ایمان لائے ہو۔ لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا، تو آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ اور اُس کے رسولؐ کی طرف سے تمہارے خلاف اعلانِ جنگ ہے۔ اب بھی توبہ کر لو (اور سُود چھوڑ دو)۔ تو اپنا اصل سرمایہ لینے کے تم حق دار ہو۔ نہ تم ظلم کرو، نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ تمہارا قرض دار تنگ دست ہو تو ہاتھ کھُلنے تک اُسے مہلت دو، اور جو صدقہ کر دو، تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے، اگر تم سمجھو ۔ اس دن کی رسوائی و مصیبت سے بچو، جبکہ تم اللہ کی طرف واپس ہو گے، وہاں ہر شخص کو اس کی کمائی ہوئی نیکی یا بدی کا پورا پورا بدلہ مل جائے گا اور کسی پر ظلم ہر گز نہ ہو گا۔

11۔ البقرہ ۲: ۲۷۸تا۲۸۱

آخری وحی کے ان آیات سے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیت ثقیف کے قبیلہ بنو عمرو بن عمیر اور مخزوم کے قبیلہ بنو مغیرہ کے متعلق نازل ہوئی، زمانہ جاہلیت میں ان کے آپس میں سودی کاروبار تھے جب ظہور اسلام ہوا اور مکہ معظمہ پر نبی کریم ﷺ کا غلبہ ہو گیا تو نبی کریم ﷺ نے اس دن سارا سود ختم کر دیا اور سودی لین دین ممنوع قرار دے دیا۔[12]

تفسیر عثمانی میں ان آیات کی تفسیر ان الفاظ کے ساتھ بیان ہوئی ہے:

> پہلی آیت میں سود لینے والے کے مقابلے میں اہل ایمان کے اوصاف اور ان کا انعام ذکر کر دیا جو سود خور کے اوصاف و حالات اور اس کے حکم کے خلاف اور ضد ہیں جس میں سود خور کی پوری تہدید و تشنیع بھی ظاہر ہو گئی۔ دوسرے آیت میں "پچھلا سود معاف" کرنے سے متعلق بیان ہوا ہے: یعنی پہلے سود جو تم لے چکے ہو اس کو اگر تمھارے اصل مال میں محسوب کریں اور اس میں سے کمی کریں تو تم پر ظلم ہے اور ممانعت کے بعد کا سود چڑھا ہوا اگر تم مانگو تو یہ تمھارا ظلم ہے۔ یعنی جب سود کی ممانعت آگئی اور اس کا لینا دینا موقوف ہو گیا تو اب تم مدیون مفلس سے تقاضا کرنے لگو اس طرح ہر گز نہیں ہونا چاہیے بلکہ مفلس کو مہلت دو اور توفیق ہو تو بخش دو۔ کیوں کہ قیامت کو تمام اعمال کی جزاء اور سزا ملے گی تو اب ہر کوئی اپنی فکر کر لے اچھے کام کرے یا برے سود لے یا خیرات کرے۔[13]

کتاب مقدس (بائبل) میں سود کی حرمت

بائبل کو عرفِ عام میں کتاب مقدس بھی کہا جاتا ہے۔ بائبل کے دو حصے ہیں ایک عہد نامہ قدیم اور ایک عہد نامہ جدید۔ عہد نامہ قدیم کو یہودی مانتے ہیں لیکن عیسائی عہد نامہ جدید اور عہد نامہ قدیم دونوں کو مانتے ہیں۔ یہ کتابیں اپنی اصل کے اعتبار سے عبرانی زبان میں ہیں۔ عبرانی زبان میں سود کے لیے جو اصطلاح استعمال کی گئی ہے وہ بمطابق King James Version کے "نسک" ہے۔ قرونِ وسطیٰ کو مشہور یہودی ربی سلمان بن اسحٰق الراشی بتاتے ہیں کہ اس لفظ کے معنی کاٹ کھانے کے ہیں، اور بائبل میں یہ لفظ اس لیے استعمال کیا گیا ہے کہ سود لینا سانپ کاٹ کر کھانے کے مترادف ہے۔[14]

12۔ النیسابوری، ابوالحسن علی بن احمد الواحدی، مترجم: خالد محمود، بیت العلوم۔ ۲۰ نابھہ روڈ، چوک پرانی انار کلی، لاہور، ص ۹۹

13۔ شبیر احمد عثمانی، اضافہ عنوانات: محمد ولی رازی، تفسیر عثمانی، ص ۱۷۱۔ ۱۷۲

14- Soloman Ben Isaac, Commentary on the Pentateuch, Quoted in Brevard S Childs,The Book of Exodus:A Critical,Theological Commentary, Old Testament

عہد نامہ قدیم کی بیسوں کتب میں سے سات کتابیں ایسی ہیں جن میں سود کا ذکر کیا گیا ہے اور واشگاف الفاظ میں سود کی حرمت بیان کی گئی ہے۔ جبکہ عہد نامہ قدیم میں سود کو براہ راست کہیں موضوعِ بحث نہیں بنایا گیا، اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام شریعت موسوی کی تکمیل کے لئے ہی آئے تھے نہ کہ منسوخ کرنے کے لئے۔ سیدنا عیسیٰ مسیح علیہ السلام سے منسوب ہے:

یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں[15]

اس حقیقت کے باوجود عیسائیوں کے نزدیک سینٹ پال نے انھیں شریعت، جو حقیقتاً اُن کے لیے شریعت موسوی تھی، اس سے آزاد کر دیا ہے اور اب شریعت کا اطلاق عیسائیوں پر نہیں ہوتا۔ سینٹ پولس کے مطابق:

مسیح نے ہمارے بدلے میں --ہو کر ہمیں شریعت کی لعنت سے چُھڑایا۔[16]

یہاں لفظ دراصل]''معلون'' ہے جسے کسی بھی پیغمبر کے لیے استعمال کرنا یقینا سوادب ہے اس لیے ہم نے یہ لفظ حذف کر دیا ہے۔ بہر حال اس طرح سے اب سود کی حرمت بھی ان کے نزدیک ختم ہو جاتی ہے کیونکہ یہ فقرہ واضح کرتا ہے کہ عیسائیوں پر شریعت لاگو نہیں ہوتی۔

عہد نامہ قدیم:

یہودیوں کی مقدس کتاب عہد نامہ قدیم میں سود کے حرمت کے واضح احکامات موجود ہیں۔ یہودیوں کے ہاں شرعی حکم کا پس منظر دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ مشرقِ وسطیٰ میں یہودیوں سے ماقبل بابلی تہذیب میں سود کا لین دین بالکل عام تھا اور اس کی شرح تقریبا ایک تہائی سے 20 فیصد تک موجود تھی۔[17] بعض قوانین مثلاً حمورابی نے سود کی شرح کم کرنے کی کوشش کی لیکن مکمل اس کے خاتمے کی کوئی واضح مثال ہمیں نہیں ملتی۔ موسیٰ علیہ السلام کو دی گئی

Library, gen. ed. Peter Ackroyd, et al. (Philadelphia, PA: West Minister, 1974) pg 479

15۔ انجیل متی ۵: ۱۷

16۔ گلتیوں باب ۳ فقرہ ۱۳

17- Gleason L. Archer, "Interest," The Zondervan Pictorial Dictionary of the Bible, ed. Merill C. Tenney (Grand Rapids, MI Zondervan, 1975) , 3-295

شریعت وہ پہلا موقع تھا جب سود کی حرمت نازل ہوئی اور اسے ہر اعتبار سے ختم کر دیا گیا۔ عہد نامہ قدیم میں بے شمار ایسے مقامات ہیں جہاں سود کی واضح حرمت بیان کی گئی ہے۔

کتاب زبور:

وہ جو اپنا روپیہ سود پر نہیں دیتا اور بے گناہ کے خلاف رشوت نہیں لیتا ایسے کام کرنے والہ کبھی جنبش نہ کھائے گا[18]

اگر تو میرے لوگوں میں سے کسی محتاج کو جو تیرے پاس رہتا ہو کچھ قرض دے تو اس سے قرض خواہ کی طرح سلوک نہ کرنا اور نہ اس سے سود لینا۔ اگر تو کسی وقت اپنے ہمسایہ کے کپڑے گروی رکھ لے تو سورج کے ڈوبنے تک اس کو واپس کر دینا کیونکہ فقط وہی اس کا ایک اوڑھنا ہے۔ اس کے جسم کا وہی لباس ہے۔ پھر وہ کیا اوڑھ کر سوئے گا۔ پس جب وہ فریاد کرے گا تو میں کس کی سنوں گا کیونکہ میں مہربان ہوں[19]

کتاب استثناء:

تو اپنے بھائی کو سود پر قرض نہ دینا خواہ وہ روپے کا سود ہو یا اناج کا سود یا کسی ایسی چیز کا سود ہو جو بیاج پر دی جایا کرتی ہے۔ تو پردیسی کو سود پر قرض دے تو دے پر اپنے بھائی کو سود پر قرض نہ دینا تاکہ خداوند تیرا خدا اس ملک میں جس پر تو قبضہ کرنے جا رہا ہے تیرے سب کاموں میں جن کو تو ہاتھ لگائے تجھ کو برکت دے[20]

کتاب احبار:

اور اگر تیرا کوئی بھائی مفلس ہو جائے اور وہ تیرے سامنے تنگ دست ہو تو تُو اسے سنبھالنا۔ وہ پردیسی اور مسافر کی طرح تیرے ساتھ رہے۔ تو اس سے سود یا نفع مت لینا بلکہ اپنے خدا کا خوف رکھنا تاکہ تیرا بھائی تیرے ساتھ زندگی بسر کر سکے۔ تو اپنا روپیہ اسے سود پر مت دینا اور اپنا کھانا بھی اسے نفع کے خیال سے نہ دینا[21]

کتاب امثال:

جو ناجائز سود وصول کر کے اپنی دولت بڑھاتا ہے وہ اس کے لیے جمع کرتا ہے جو محتاجوں پر رحم کرے گا۔ جو شریعت پر کان نہیں لگاتا اس کی دعائیں بھی مکروہ ہوتی ہیں[22]

18۔ **کتاب زبور:** باب ۱۵: آیات ۵

19۔ **کتاب خروج:** باب ۲۲ آیات ۲۵ تا ۲۷

20۔ **کتاب استثناء:** باب ۲۳: آیات ۲۰

21۔ **احبار:** باب ۵۳: ۳۵ تا ۳۷

کتاب نحمیاہ:

میں نے انہیں ملامت کی کہ تم اپنے ہی بھائیوں سے سود لیتے ہو اور ان کے خلاف کاروائی کرنے کے لئے میں نے بہت سے لوگوں کو جمع کیا [23]

کتاب نحمیاہ:

اور وہ بھاری سود بھی جو تم نقدی, غلہ, نئی مے اور تیل کے سویں حصہ کے طوپر جبراًوصول کرتے ہو لوٹا دو[24]

کتاب حزقی ایل:

فرض کرو ایک راستباز شخص ہے, جو انصاف سے کام لیتا اور صحیح کام کرتا ہے۔ وہ پہاڑ پر کے صنم کدوں میں قربانی کا گوشت نہیں کھاتا نہ بنی اسرائیل کے بتوں کی طرف نگاہ اٹھاتا ہے۔ وہ اپنے ہمسایہ کی بیوی کی بے حرمتی نہیں کرتا نہ حیض کی حالت میں بیوی کے پاس جاتا ہے۔ وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ قرض کے بدلے رہن رکھی ہوئی چیز لوٹا دیتا ہے۔ وہ ڈاکا نہیں ڈالتا بلکہ اپنی روٹی بھوکے کو دیتا ہے اور ننگے کو کپڑا پہناتا ہے۔ وہ رہن رکھ کر لین دین نہیں کرتا، **نہ وہ زیادہ سود وصول کرتا ہے**۔ وہ بدکاری سے دور رہتا ہے اور لوتوں کے درمیان سچائی کے ساتھ انصاف کرتا ہے۔ وہ میرے آئین پر چلتا ہے اور ایمان داری سے میری شریعت پر عمل کرتا ہے۔ وہ شخص راستباز ہے: وہ یقاناً جئے گا[25]

کتاب حزقی ایل:

خداوند فرماتا ہے۔ فرض کرو کہ اس کے ہاں ایک تندو تیز بیٹا ہے جو خون بہاتا ہے اور ان برائیوں میں سے کچھ کرتا ہے, (حالانکہ باپ نے ان میں سے ایک بھی نہ کی) وہ پہاڑ پر کے صنم کدوں میں قربانی کا گوشت کھاتا ہے۔ اپنے ہمسایہ کی بیوی کی بے حرمتی کرتا۔ وہ غریب اور محتاج پر ظلم ڈھاتا ہے۔ وہ ڈاکا ڈالتا ہے۔ اور رہن رکھی ہوئی چیز نہیں لوٹاتا۔ وہ بتوں کی طرف نظر اٹھاتا ہے اور قابل نفرت کام کرتا ہے۔ **اور سود ر لین**

22۔ **کتاب امثال:** باب ۲۸ :آیات ۹تا ۱۰

23۔ **کتاب نحمیاہ:** باب ۵:آیات ۷تا ۹

24۔ **کتاب نحمیاہ:** باب ۵:آیات ۷تا ۹

25۔ **کتاب حزقی ایل:** باب ۱۸: آیات ۶تا ۱۰

دین کرتا ہے اور زیادہ سود وصول کرتا ہے۔ کیا ایسا شخص زندہ رہے گا؟ وہ ہر گز زندہ نہ رہے گا کیونکہ اس نے یہ سب قابل نفرت کام کیے ہیں اس لیے وہ یقیناً مارا جائے گا اور اس کا خون خود کے سر پر ہو گا[26]

کتاب حزقی ایل:

لیکن فرض کرو کہ اس کا بیٹا ہے جو اپنے باپ کو یہ سب گناہ کرتے ہوئے دیکھتا ہے اور گو وہ انہیں دیکھتا ہے پھر بھی اپ ایسی حرکتیں نہیں کرتا: وہ پہاڑ کے صنم کدوں میں قربانی کا گوشت نہیں کھاتا یا بنی اسرائیل کے بتوں کی طرف نگاہ نہیں کرتا۔ وہ اپنے ہمسایہ کی بیوی کی بے حرمتی نہیں کرتا۔ وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا, نہ قرض دینے کے لیے کسی شے کے گروی رکھنے پر بضد رہتا ہے۔ وہ ڈاکا نہیں ڈالتا بلکہ اپنی روٹی بھوکے کو دے دیتا ہے اور ننگے کو کپڑے پہناتا ہے۔ وہ بدکاری سے دور رہتا ہے **اور ناحق نفع اور زیادہ سود نہیں لیتا**۔۔ وہ میری شریعت پر عمل کرتا ہے اور میرے آئین پر چلتا ہے۔ وہ اپنے باپ کے گناہ کے باعث نہیں مرے گا, وہ یقیناً زندہ رہے گا[27]

کتاب حزقی ایل:

دیکھ کہ اسرائیل کے حکمرانوں میں سے جو تجھ میں ہیں ہر ایک خون بہانے کے لیے اپنے اقتدار کا ایسے استعمال کرتا ہے؟ تجھ میں انہوں نے ماں باپ کو حقیر جانا, تجھ میں انہوں نے پردیسیوں پر ظلم کیا اور یتیموں اور بیواوں کے ساتھ برا سلوک کیا۔ تو نے میری مقدس چیزوں کو حقیر جانا اور میری سبتوں کی بے حرمتی کی۔ تجھ میں ایسے افترا پرداز لوگ ہیں جو خون بہنے پر آمادہ ہیں۔ تجھ میں وہ لوگ ہیں جو پھاڑ پر کے صنم کدوں میں کھانا کھاتے ہیں اور نہایت ہی ذلیل حرکتیں کرتے ہیں۔ تجھ میں وہ ہیں جو اپنے باپ کے بستر کی بے حرمتی کرتے ہیں۔ تجھ میں وہ بھی ہیں جو ایام حیض میں عورتوں سے مباشرت کرتے ہیں اور جب کہ اس حالت میں وہ ناپاک ہوتی ہیں۔ تجھ میں کسی نے اپنے ہمسایہ کی بیوی کے ساتھ بدکاری کی تو کسی نے اپنی بہو کے ساتھ منہ کالا کیا تو کوئی اور اپنی بہن کی عصمت لوٹتا ہے جو خود اس کے اپنے باپ کی بیٹی ہے۔ تجھ میں لوگ خون بہانے کے لیے رشوت لیتے ہیں۔ **تو بیاج لیتا ہے اور حد سے زیادہ سود وصول کرتا ہے اور اپنے پڑوسیوں سے زیادتی کر کے ناجائز منافع کماتا ہے اور تو نے مجھے بلا دیا ہے۔ یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔ تو نے جو ناجائز منافع کمایا اور اپنے اندر خون بہایا اس کے لیے میں یقیناً تالی بجاوں گا** [28]

26۔ **کتاب حزقی ایل:** باب ۱۸: آیات ۱۰تا۱۴

27۔ **کتاب حزقی ایل:** باب ۱۸: آیات ۱۵تا۱۸

28۔ **کتاب حزقی ایل:** باب ۲۲: آیات ۷ تا۱۷

حرمتِ سود کا یہی حکم عیسائیوں کے لیے بھی یکساں ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں[29]

لوقا کی انجیل:

اور اگر تم اسی کو قرض دیتے ہو جس سے وصول کر لینے کی امید ہے تو تمہارا کیا احسان ہے؟ کیونکہ گنہگار بھی گنہگاروں کو قرض دیتے ہیں تاکہ ان سے پورا وصول کر لیں۔ مگر تم اپنے دشمنوں سے محبت رکھو، ان کا بھلا کرو، قرض دو اور اس کے وصل پانے کی امید نہ رکھو تو تمہارا اجر بڑا ہوگا اور تم خدا تعالی کے بیٹے ٹھہروگے کیونکہ وہ ناشکروں اور شریروں پر بھی مہربان ہے۔ جیسا رحیم تمہارا باپ ہے، تم بھی رحم دل ہو[30]

ان اقتباسات کی روشنی میں سود کی تعریف بنی اسرائیل کے ہاں بھی وہی ہے جو کم و بیش اسلام میں ہے۔ تورات میں سود کے بارے میں جو تفصیل بیان کی گئی ہے، ان کا مفہوم یہ ہے: **کوئی رقم، کوئی خوراک، کوئی جنس جو ایک آدمی دوسرے کو بطور قرض دے اس شرط پر کہ قرض لینے والا' اصل رقم' خوراک اور چیز کے ساتھ کچھ مزید لوٹائے۔**

شریعت موسوی میں بھی سود پر سخت پابندی تھی جیسا کہ مذکورہ بالا کتاب مقدس کی آیات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

تالمود میں ربا کی درج ذیل اقسام بیان کی گئی ہیں۔

1. مقرر اور متعین اضافہ: یعنی قرض پر ایک خاص متعین شرح سے سود یا اضافہ لینا یہ سود کی قسم شریعت موسوی میں منع ہے۔
2. دوسری قسم غبار ربا: یہ سود کی وہ قسم ہے جو براہ راست سود کی شکل نہیں ہوتی مگر اس کا ادائیگی میں کسی نہ کسی طرح سے تعلق ہوتا تھا۔ اگرچہ اصل معاہدے میں اس کا ذکر نہیں ہوتا۔

رسول اللہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مذکورہ بالا دوسری قسم کے سود کو غبار کہا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ

29۔ **انجیل متی،۵: ۱۷**

30۔ **کتاب لوقا کی انجیل:** باب ٦: آیات ۳۵تا۳۷

عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال : يأتي على الناس زمان يأكلون فيه الربا قال : قيل له : الناس كلهم ؟ قال : من لم يأكله منهم ناله من غباره[31]

لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا اس میں وہ سود کھائیں گے۔ صحابہ کرام نے یہ عمومی ارشاد سن کر اپنے معاشرہ کی پاکیزگی کے پیش نظر عرض کیا، کیا سارے کے سارے لوگ (سود خوری کریں گے)؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: (جو سود نہ کھائے گا تو اسے سود کا غبار ہی پہنچے گا۔

ان کے علاوہ یہودیوں کے ہاں سود کی ایک اور قسم جسے شبہ ربا کہتے ہیں وہ بھی ممنوع تھی، یہاں تک کہ اگر راستہ میں مقروض سے ملاقات ہو جائے تو اس سے سلام کرنا بھی جائز نہیں تھا الا یہ کہ ان کے درمیان کوئی تعلق پہلے سے ہو۔ مقروض کے حوالے سے کافی سخت پابندیاں ہیں کہ وہ قرض دینے والے کے بچوں کو بھی نہیں پڑھا سکتا، اور قرض دینے والے کے لئے دعا بھی نہیں کر سکتا، کیونکہ قرض کو خالصتاً اللہ کے لئے ہونا چاہیے اور اس پر کسی قسم کی منفعت حاصل نہیں ہونی چاہیے۔

ان تمام قوانین کے بعد اس بات کا گمان کرنا بھی ممکن نہیں کہ یہ قوم تجارتی مقاصد کے لئے سودی کاروبار کر سکتی ہے، انسائیکلوپیڈیا کے مصنف نے اس حوالے سے وضاحت کی ہے کہ بابل میں تو سود تجارتی مقاصد کے لئے رائج تھا مگر یہودیوں کے ہاں سود کا تصور بھی نہیں تھا۔

یہودیوں میں سود خوری کا آغاز:

یہودیوں میں سود خوری کا آغاز قرون وسطیٰ میں خود یہودی ربیوں سے ہوا۔ ربی ایک دوسرے کو ۲۰ فیصد سود پر رقمیں دیتے لیکن چونکہ یہ ربی تاجر نہیں تھے اس لئے ان کے اس عمل کو سود نہ سمجھا گیا۔ بلکہ اسے ایک دوسرے کے امداد بوقت ضرورت سمجھا گیا۔ وہ رقوم جو صومعوں کو بطور وصیت دی جاتی تھیں یا یتیموں کے لئے جمع ہوتی تھیں یا غرباء کے لئے یا مذہبی سکولوں کے لئے جمع ہوتی تھیں، سب سے پہلے ان رقومات کو سود پر دینے کا رواج شروع ہوا[32]۔

---

[31]- سنن النسائي، البيوع، ح۴۴۵۵۔ سنن أبو داود، البيوع، ح۳۳۳۱۔ ، مسند أحمد بن حنبل، ج۲، ص۴۹ , سنن ابن ماجه ,التجارات، ح۲۲۷۸

32- سید معروف شاہ شیرازی۔ **حرمت سود اور غیر سودی معیشت کے محرکات**۔ لاہور ادارہ منشورات اسلامی منصورہ, ۱۹۹۹. ص ۱۵

اسی دور میں یہ کاروبار پروان چڑھا کیونکہ اس دور میں عیسائی قوانین نافذ تھے اور ان قوانین کے مطابق کوئی یہودی زمین نہیں خرید سکتے تھے اسی طرح تجارت کے دوسرے راستے بھی بند ہوگئے اس طرح یہویوں کو سودی کاروبار میں ہی اپنی بقا نظر آئی۔

۱۱۹۹ء میں ایک بنیادی تبدیلی آئی کہ پوپ الیگزنڈر سوئم نے تمام عیسائی مہاجنوں کو ہدایت کردی کہ وہ سودی کاروبار نہیں کر سکتے۔ قانون کلیسانے یہ فیصلہ دیا کہ سودی کاروبار کتب منزل کے ذریعہ حرام کیا گیا ہے اور خلاف فطرت کاروبار ہے۔ انہوں نے تھوڑے شرح سود اور زیادہ شرح سود میں کوئی فرق نہیں کیا۔ اس قانون کلیسا کا اطلاق یہودیوں پر نہیں ہوتا تھا جس کی وجہ سے یہودیوں نے اپنا کاروبار نہ صرف جاری رکھا بلکہ مارکیٹ میں ایک اجارہ داری حاصل ہوگئی۔ اور یہودی ساہوکاروں کو یورپ سے بے شمار مال ودولت اکٹھی کرنے کا موقعہ مل گیا۔

وید میں سود کی حرمت

یہودیت اور عیسائیت کی طرح ہندوؤں کے مذہب میں بھی سود حرام ہے۔ ہندومت میں وہ کتب جو شرتی یعنی الہامی تسلیم کی جاتی ہیں وید کہلاتی ہیں جن کی تعداد چار ہے۔ رِگ وید، یجرُ وید، سام وید اور اتھر وید۔ ان چاروں میں سب سے زیادہ مقدس وید رگ وید ہے اور اسی سے بقیہ تین ویدوں کے اکثر حصے ماخوذ ہیں۔ چاروں وید نہ صرف ہندومت کی تفہیم کے لیے کلیدی حیثیت رکھتی ہیں؛ بلکہ پاک وہند کی تاریخ سے متعلق بھی اہم اشارتی دستاویز ہے۔ ہر معاشرے کی طرح قدیم ہندو سماج میں بھی قرض لینے اور دینے کا رواج عام تھا۔ رگ وید میں ہمیں قرض کے لیے ''رِنا'' کی اصطلاح کئی جگہوں پر ملتی ہے۔[33] قرض لے کر واپس کرنا ایک اچھا عمل جبکہ واپس نہ لوٹانا گناہ سمجھا جاتا تھا۔[34] ویدوں کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ قدیم زمانے میں ہندو تاجر قرض کی واپسی کے وقت زیادہ رقم یعنی وصول وصول کرتے تھے۔ سود گو کہ معاشرے میں عام تھا، مگر اسے مجموعی حیثیت سے اچھا نہیں سمجھا جاتا ہے۔ رگ

33- Rigveda, 2.24, 13... MA Buch, The Economic life of Northern India, Allahabad, 1979 pg 86

34- J Majumdar, op.cit p 53, RN Daddekar, The Religion of the Hindus, (ed) T.W Morgan, new York, 1955 pg 152

وید کی بہت سی دعاؤں میں ہمیں یہ احساس ملتا ہے کہ سود لینے والا اخلاقی اعتبار سے ایک معیوب شخصیت سمجھا جاتا تھا۔ رِگ وید کے پہلے منڈل میں رشی[35] ہرنیہ ستوپہ کہتے ہیں:

"عظیم اِندر ہم پر بیش بہا دولت لٹائے اور اس ہم سے پنیوں کی طرح زیادہ نہ لے۔" (رِگ وید۔ منڈل 1۔ سکت 33 ۔ منتر 3)[36]

پنی رگ وید میں تاجروں کے گروہ کہ کہتے ہیں۔ اردو اور ہندی میں لفظ بنیا بھی دراصل اسی کی بگڑی ہوئی صورت ہے۔ ویدوں کے مشہور شارح ساین اچاریہ (c. 800CE) رگ وید[37] کے ایک منتر جہاں پنیوں کا ذکر آیا ہے، اس کی تشریح میں ان کے بعض برے خصائص کا تذکرہ کیا ہے، ان خصائص میں انھوں نے سود خوری کو بھی شامل کیا ہے۔[38] اگرچہ وید میں تفصیلی طور پر سود کے احکامات منقول نہیں ہے؛ لیکن اس مقدس کتاب میں ہمیں بعض جگہوں ایسے لوگوں کی مذمت کے الفاظ ملتے ہیں جو سود لیتے ہیں۔ ہندوؤں کے مذہبی قوانین میں "کُوسیدا" کا لفظ استعمال ہوا ہے جو سود کے مترادف ہے۔ لیکن وید میں اس لفظ کے بجائے سود کی مذمت ان الفاظ میں آئی ہے:

35۔ رشی لفظ کا مطلب "مقدس گیت گانے والے" یا "دیکھنے والا" ہے۔ ہندو مذہب کی اصطلاح میں اس سے مراد وہ بزرگ ہیں جو اپنی روحانی قوتوں کی بدولت دیوتاؤں اور آسمانی دنیا سے تعلق استوار رکھتے تھے اور انھوں نے اپنے روحانی تجربات کی بنیاد پر ویدوں کے اشعار تخلیق کیے۔ ہمیں رِگ وید میں کئی ایک رشیوں اور ان کے خاندانوں کے بارے میں تفصیل ملتی ہے۔

36- H.H Wilson, Trans., *Rig-veda Sanhita,* Edited by W. F. WEBSTER, vol c TRUBNER & CO.,, LUDGATE HILL. LONDON (1888) Page 90

37 ۔ رِگ وید ہندوؤں کا مقدس ترین صحیفہ ہے۔ یہ ہندوؤں کی چار بنیادی کتب "وید" میں سے سب سے اہم اور قدیم ترین کتاب ہے۔ "رگ"، نظم کے بندھ کو کہتے ہیں جو کسی کی تعریف میں لکھا گیا ہو اور وید کے معنی علم کے ہیں۔ یہ ہندوؤں کے اہم ترین اور قدیم ترین تہذیبی افکار کا مجموعہ ہے اور ہر ہندو فرقہ اپنے عقائد و نظریات کی سند اسی کتاب سے حاصل کرتا ہے۔ اس کتاب میں مختلف قسم کی تعلیمات موجود ہیں البتہ زیادہ تر مختلف مظاہر فطرت کی پرستش کی تعلیم ہے۔ عام ہندو اسے الہامی مانتے ہیں لہٰذا ہندو مت کے بنیادی اصولوں کو معلوم کرنے کے لیے اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ اس کتاب کا زمانہ لگ بھگ ۱۵۰۰ قبل مسیح ہے۔

38- Rajeswar Gupta, *The Rig Veda a History*, published by J.M. Gupta, (1904) Pg 14

زیادہ دولت حاصل کرنے کی امید سے ادھار دینے والوں کی دولت تم چھین لیتے ہو۔(رگِ وید۔منڈل3۔سکت53۔منتر14[39]

اپنی اصل کے اعتبار سے وید میں بھی سود کی حرمت بیان ہوئی ہے۔ حتیٰ کہ ہندوؤں کے قدیم ترین قانون دان وششتھ رشی اپنی قانونی کتاب(وششتھ سوتر) میں لکھتے ہیں کہ برہمن اور کشتری کے لیے منع ہے کہ وہ سود خوروں کی طرز پر قرض دے۔(باب دوم۔شلوک40) [40]لیکن بعد کی کتب میں اس کا جواز ہمیں عام ملتا ہے۔ حتیٰ کہ عیسوی دور کے قریب کی سبھی کتابوں میں سود کے جواز کے لیے سند فراہم کی گئی ہے۔

ہندوؤں کے مشہور قانون دان رشی کوتلیہ چانکیہ کا زمانہ لگ بھگ ۲۰۰ سے ۳۰۰ قبل مسیح کا ہے۔اس دور میں چانکیہ بھی سود کی اجازت دیتے ہیں اور برہمن کے لیے ممانعت باقی رکھتے ہوئے ویش کے لیے اکثر حالتوں میں سود کے قائل ہیں۔اس دور میں ذات پات کا نظام گو کہ متعارف ہو چکا تھا لیکن قوانین ابھی پوری طرح اس نظام کے زیر اثر نہیں آئے تھے۔ چنانچہ آئندہ کے مصنفین کے برعکس کوتلیہ چانکیہ سود کی شرح ذات پات کے بجائے قرض کی نوعیت کے پیش نظر طے کرتے ہیں۔ان کے مطابق غیر تجارتی مقاصد سے لیے گئے قرض پر سالانہ 15 فیصد،رسک سے بھرپور تجارتی قرضوں پر 120 فیصد، کم رسک والے قرضے پر 60 فیصد اور غیر ملکی تجارت کے لیے دیے گئے قرض پر 240 فیصد سود وصول کیا جا سکتا ہے۔[41]لیکن اس کتاب کا بغور مطالعہ اس نتیجے پر پہنچاتا ہے کہ اب بھی معاشرے میں سود کی بہر حال استحصال یا کم از کم ایک مصیبت ضرور سمجھا جاتا تھا۔یہی وجہ ہے کہ وہ سود کی شرح بھی کم رکھتے ہیں اور کسی نہ کسی طور پر سود سے خلاصی کی راہ نکالتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ چنانچہ ان کے بیان کردہ قانون کے مطابق اگر قرض دار بہت غریب، کم عمر ہو، کسی عالم کے پاس تعلیم کی غرض سے مقیم ہو یا کوئی ایسا شخص ہو جو کسی طویل قربانی میں

[39] H.H Wilson, Trans., *Rig-veda Sanhita,* Edited by W. F. WEBSTER, vol 6 TRUBNER & CO.,, LUDGATE HILL. LONDON (1888) Page 90

[40]- Vashistha Dharmasastra, Translated By: George Buhler, F. M. Muller (ed.), Sacred Books of the east, Vol XIV, Oxford (1882) pg 14

[41]- Shamasastry, R. (1961) Translator. ‘ Kautilya’s Arthasastra’ Mysore Printing and Publishing House, Mysore- chapter XI Recovery of Debt – page no. 250

مشغول ہو تو اس سے قرض پر سود نہیں لیا جائے گا۔[42] نیز قرض کے سلسلے میں انسانی ہمدردی کا اظہار بھی وہ اس انداز میں کرتے ہیں کہ سود کا دینا اس وقت بند ہو جانا چاہیے جب سود کی مجموعی رقم اصل کے برابر ہو جائے۔[43]

ارتھ شاستر کے بعد کی کتابوں میں سود کے بارے میں ناپسندیدگی کا ظہار بالکل مفقود ہو جاتا ہے بلکہ اسے جائز اور بعض صورتوں میں لازم قرار دیا گیا ہے۔ ہندو قانون کا ایک قدیم ماخذ برہسپتی سوتر ہے جس کا زمانہ عیسوی دور کے قریب کا ہے۔[44] اس کتاب کے مطابق قرض میں اصل رقم سے چار یا آٹھ گنا تک زیادہ لینا کوئی گناہ نہیں ہے۔ (باب دہم۔ شلوک 2)[45] برہسپتی آگے چل کر اس باب میں یہ مشورہ بھی دیتے ہیں کہ قرض لینے اور دینے والے کو کبھی بھی یہ معاملہ بغیر سود کے طے نہیں کرنا چاہیے۔ یہ استنباط باسانی کیا جاسکتا ہے کہ عیسوی دور کے آغاز تک سود کا لین دین عام تھا اور اس میں کسی قسم کی برائی نہیں سمجھی جاتی تھی۔ تاریخ ہند کے مشہور ماہر ارتھر باشم (1914-1986) لکھتے ہیں:

> ''اگرچہ کوئی ایسی شہادت نہیں ملتی کہ جس کی بناء پر یہ کہا جاسکے کہ چیکوں، ڈرافٹوں اور قرضہ دینے کا کوئی اعلیٰ طور پر منظم مالیاتی نظام عالمِ وجود میں تھا لیکن بہت زیادہ سوچ پر قرض دینے اور لینے کا بہت زیادہ رواج تھا اور سود خوری عام۔ سوائے اس کے کہ کوئی برہمن اس میں ملوث ہو ہندو ماہرین اخلاق کے نزدیک سود خوری ہدف ملامت نہ تھی جیسا کہ عہد وسطیٰ کی مسیحیت اور اسلام میں تھا۔ رگ وید میں بھی ہمیں سودی قرضوں کا ذکر ملتا ہے اور قدیم ترین سوتروں میں تو سود کے نرخ سوا فیصد سے پندرہ فیصد سالانہ دیا گیا ہے۔ بعد کے مفسرین اس کی تاویل یوں کرتے ہیں کہ یہ قانون صرف محفوظ قرضوں کے لیے ہے غیر محفوظ قرضوں کے لیے قرض خواہ کے طبقے کو مد نظر رکھتے ہوئے سود کے متعدد نرخ مقرر کیے گئے ہیں۔''[46]

اس زمانے تک ذات پات کا نظام مذہبی قوانین کی جڑوں تک پہنچ چکا تھا لہٰذا اب سودی احکامات بھی اسی اصول کی روشنی میں مقرر کیے گئے تھے۔ منو سمرتی جو ہندوؤں میں سب سے زیادہ قبول کی جانے والی قانونی کتاب ہے، اس کے

---

[42] کوتلیہ چانکیہ۔ ارتھ شاستر، مترجم: سلیم اختر، نگارشات پبلشرز لاہور (۲۰۱۱)، صفحہ ۲۲۹۔۲۳۰،

[43] اے ایل باشم، ہندوستانی تہذیب کی داستان، نگارشات پبلشرز ۲۰۰۸، ص ۳۲۰

[44]. Kaushik Roy, Hinduism and the Ethics of Warfare in South Asia: From Antiquity to the Present, Cambridge University Press, 2012 pg 137

[45]. Brihaspati Sutra, Translated By: Julius Jolly, F. M. Muller (ed.), Sacred Books of the east, Vol XXXIII, Oxford (1882) pg 319

[46]۔ اے ایل باشم، ہندوستانی تہذیب کی داستان، نگارشات پبلشرز، (۲۰۰۸) ص ۳۱۹

گیارہویں باب میں جہاں برہمن کے لیے احکامات بیان کیے گئے ہیں وہیں یہ بھی مذکور ہے کہ برہمن کے لیے سود خوری ناجائز ہے۔[47] جبکہ ویش جس کا پیشہ تجارت ہے، اس کے لیے سود کی اجازت ہے۔ تاہم ہر ایک طبقے کے لیے سود پر قرض لینا جائز ہے اور اس بارے میں حکم ہے کہ سود ماہانہ بنیادوں پر ادا کیا جائے۔[48] منو سمرتی میں سود سے متعلق قوانین بھی دراصل ذات پات اور طبقاتی نظام کی روشنی میں ہی مرتب کیے گئے ہیں۔ ہر ایک ذات کے لیے سود کی شرح مختلف مقرر کی گئی ہے۔ منو دھرم شاستر کے مطابق برہمن سے فیصدی دو دو روپیہ، کشتری سے تین روپیہ، ویش سے چار روپیہ اور اور شودر سے پانچ روپیہ فیصدی ماہوار ادا کرے۔[49] ایک اور قانون کی مذہبی کتاب بودھیایہ دھرم سوتر میں لکھا ہے ویش کے لیے یہ جائز ہے وہ کہ قرض پر دس فیصد سود وصول کریں۔[50]

خلاصہ کلام

مندرجہ بالا بحث سے اس یہ واضح ہے کہ بائیبل، قرآن اور وید تینوں مقدس کتب کی رُو سے سود حرام ہے اور ان کتابوں کو ماننے والوں کے لئے قطعاً گنجائش نہیں ہے کہ سود کا کاروبار کریں۔ یہودیوں کے سود خوری کی ابتدا سے ایک نتیجہ یہ بھی حاصل ہوتا ہے کہ اگر مذہبی طبقہ کی طرف سے کسی حرام شے کی ابتدا ہو تو عام عوام کے لیے ایک دلیل کی حیثیت اختیار کر جاتی ہے۔ ہندوؤں کے ہاں بھی اصلاً یہ ممنوع ہے لیکن بعد ازاں حرص زدہ معاشرے نے اسے جائز قرار دے دیا۔

- قرآن مجید، بائیبل اور وید تینوں مذہبی صحائف سود کی حرمت موجود ہے اور اسے معاشرے کے لیے ناپسندیدہ معاملہ قرار دیا گیا ہے۔
- یہودیت و عیسائیت اور ہندومت میں گو کہ سود کی ممانعت اپنی اصل میں تو موجود ہے لیکن بعد ازاں ان میں مختلف حیلوں سے تاویلات کی گئی ہیں اور انھیں بہت سے لوگوں کے لیے جائز قرار دیا گیا ہے جس سے اصل حکم کی اہمیت چنداں باقی نہیں رہی۔

47- منودھرم شاستر۔ ترجمہ ارشد رازی، نگارشات پبلشرز۔ لاہور (۲۰۰۷) ص ۲۵۹

48- منودھرم شاستر۔ ترجمہ ارشد رازی، نگارشات پبلشرز لاہور (۲۰۰۷) ص ۱۸۱

49- منو سمرتی، سنسکرت مع اردو مرتبہ لالہ سوامی دیال صاحب۔ مطبع منشی نول کشور، کانپور، طبع دوم۔ س ن، ص ۲۷۱

50- Malamound Charles, The Theology of Debt in Brahmanism, in Malamoud, (ed,) Debt and Debtors, New Delhi, 1983 pg 24-9;

- قرآن مجید میں سود کی سختی سے ممانعت کی گئی اور بعد کے مذہبی لٹریچر مثلاً احادیث مبارکہ میں بھی اس کے لیے کسی قسم کی کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں آج بھی سود کے احکامات بعینہ موجود ہیں۔
- تینوں مذاہب اصولی اعتبار سے سود کی ممانعت کے قائل ہیں اور اسے استحصال ہی سمجھتے ہیں۔ لہٰذا اس استحصالی نظام کے خاتمے کے لیے تینوں مذاہب کو مشترکہ طور پر جدوجہد کرنی چاہیے۔
- اسلامی معیشت کے جدید نظام کو متعارف کروانا ایک خوش آئند امر ہے لیکن اس میں بہرحال اس بات کی احتیاط انتہائی ضروری ہے کہ سودی معاملات کے لیے کسی بھی قسم کی تاویل نہ کی جائے۔
- موجودہ دور میں اسلامی بنکاری کی شکل میں سودی بنکاری کا متبادل نظام متعارف کروایا گیا ہے جس میں علماء کرام سرپرستی کرتے ہیں اور ان کے لئے ضروری ہے کہ اسلامی بنکاری کی پراڈکٹس اور دیگر سرمایہ کاری کے طریقے متعارف کرواتے ہوئے نہایت احتیاط سے کام لیں وگرنہ اس کے اثرات خطرناک ہوتے ہیں۔